ا۔ ایک تسبیح یعنی (۱۰۰) بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھیں

مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے:

﴿ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَیْسَ لَھَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰہِ ﴾

(مشکوٰۃ باب ثواب التسبیح والتحمید و التھلیل والتکبیر ص ۲۰۲)

ترجمہ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں اور اللہ تعالیٰ میں کوئی پردہ نہیں ہے۔

جب بندہ زمین پر یہ کلمہ پڑھتا ہے تو عرشِ اعظم پر اس کی لَآ اِلٰہَ پہنچتی ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب لَآ اِلٰہَ کہیں تو ہلکا سا دھیان کریں کہ میری لَآ اِلٰہَ عرشِ اعظم تک پہنچ گئی اور جب اِلَّا اللّٰہُ کہیں تو ہلکا سا دھیان کریں کہ عرشِ اعظم سے ایک نور کے ستون کے ذریعہ اللہ کا نور میرے دل میں داخل ہو رہا ہے۔ ہلکا سا دھیان کریں، دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالیں۔ اندازہ سے آٹھ دس مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کے بعد

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلَّم کہہ کر کلمہ کو پورا کرلیں۔

۲۔ ایک تسبیح یعنی سو (۱۰۰) بار اللہ اللہ پڑھیں

پہلے اللہ پر جَلَّ جَلَالُہٗ کہنا واجب ہے یعنی ایک مجلس میں جب اللہ کا نام آئے تو ایک بار جَلَّ جَلَالُہٗ کہنا واجب ہے۔ محبت سے اللہ کا نام لیں اور سوچیں کہ ایک زبان میرے منہ میں ہے اور ایک زبان میرے دل میں ہے اور دونوں سے ساتھ ساتھ اللہ کا نام نکل رہا ہے اور میرے بال بال سے اللہ کا نام نکل رہا ہے۔ ہلکا سا دھیان کافی ہے دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالیں اور درمیان میں کبھی کبھی احقر کا یہ شعر پڑھیں تو اور لطف آئے گا۔

اللہ اللہ کیسا پیارا نام ہے
عاشقوں کا مِینا اور جام ہے

۳۔ ایک تسبیح یعنی سو (۱۰۰) بار استغفار کی پڑھیں

مثلاً ﴿ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴾

ترجمہ: اے اللہ ہمارے گناہوں کو بخش دیجئے اور ہم پر رحم کیجئے کیونکہ آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اور رحمت کی چار تفسیریں ہیں جو حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائیں:۔

(۱) **توفیقِ طاعت** : گناہوں کی نحوست کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور فرماں برداری کی توفیق چھن جاتی ہے تو بندہ اللہ سے معافی مانگ کر یہ رحمت طلب کر رہا ہے کہ ہمیں پھر سے عبادت اور اپنی فرماں برداری کی توفیق عطا فرما دیجئے جو ہماری نالائقیوں کی وجہ سے چھن گئی اور اب میں نے آپ سے اپنی

خطاؤں کی معافی مانگ لی ہے لہٰذا پھر سے یہ توفیق جاری فرمادیجئے۔

(۲) **فراخیِ معیشت**: گناہوں کی وجہ سے ہماری روزی بھی تنگ ہو جاتی ہے تو بندہ معافی مانگ کر یہ مانگ رہا ہے کہ ہماری روزی کو کشادہ کر دیجئے اور اس میں برکت بھی عطا فرمادیجئے اور برکت کے معنی ہیں قلیل کثیر النفع کمیت تھوڑی ہو لیکن نفع کثیر ہو۔

(۳) **بے حساب مغفرت**: رحمت کی تیسری تفسیر ہے بے حساب مغفرت، اے اللہ قیامت کے دن ہمارا حساب کتاب نہ لیجئے کیونکہ آپ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ نُوْقِشَ عُذِّبَ جس سے حساب لیا جائے گا یعنی جس سے دارو گیر و مناقشہ کیا جائے گا اس کو عذاب دیا جائے گا اس لئے اے اللہ قیامت کے دن ہماری بے حساب مغفرت فرمادیجئے۔

(۴) **دخولِ جنت** : اور رحمت کی چوتھی تفسیر ہے جنت میں دخولِ اوّلین یعنی بندہ کی طرف سے یہ درخواست ہے کہ اے اللہ میں نے آپ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لی اب قیامت کے دن مجھے سزا نہ دیجئے بغیر سزا اور عذاب کے مجھے جنت میں داخلۂ اولین نصیب فرما دیجئے۔

۴۔ درود شریف کی ایک تسبیح یعنی سو (۱۰۰) بار

روزانہ سو بار درود شریف پڑھیں:

﴿ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ﴾

یہ مختصر درود شریف بھی حدیث پاک میں وارد ہے۔

اور درود شریف پڑھنے کا ایک دل نشین طریقہ میرے شیخِ اوّل حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس

طرح بتایا تھا کہ درود شریف پڑھتے ہوئے یہ سوچے کہ میں روضہ مبارک میں مواجہہ شریف کے سامنے کھڑا ہوں اور آسمان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت کی جو بے شمار بارش ہو رہی ہے اس کے کچھ چھینٹے مجھ پر بھی پڑ رہے ہیں۔

قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ پہلے استغفار پڑھیں یا درود شریف؟ فرمایا کہ پہلے گندے اور میلے کپڑے دھوتے ہو یا عطر لگاتے ہو؟ لہٰذا پہلے روح کو گناہوں کی گندگیوں سے استغفار کے ذریعہ پاک کرلو پھر درود شریف کا عطر لگاؤ۔

مذکورہ بالا تسبیحات پابندی سے پڑھنے سے دل نُور سے بھر جائے گا، روح میں طاقت آجائے گی اور گناہوں کی ظلمت سے وحشت ہونے لگے گی۔یہی فرق ہے ذاکر اور غیر ذاکر میں کہ

ذاکر سے اگر کبھی خطا ہو جاتی ہے تو اس کو فوراً ظلمت کا احساس ہو جاتا ہے کیونکہ وہ صاحبِ نُور ہے، ظلمت آتے ہی تڑپ جاتا ہے۔ اس لئے فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر اور گناہوں کی تلافی کر کے پھر نور کو اللہ تعالیٰ سے بحال کرا لیتا ہے اور غیر ذاکر مثل اندھے کے ہے جس کو اندھیرے کا احساس ہی نہیں ہوتا۔

لہٰذا ان تسبیحات پر پابندی کے ساتھ عمل کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ روح میں نفس و شیطان سے مقابلہ کی زبردست قوت پیدا ہو جائے گی اور مذکورہ بالا حرام اعمال سے بچنا آسان ہو جائے گا اور ایک دن ایسا آئے گا کہ گناہ کرنے کی ہمت نہ ہوگی اور گناہوں سے حفاظت پر ہی اللہ تعالیٰ کی دوستی موقوف ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اِنْ اَوْلِيَاۤؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ﴾

یعنی میرا کوئی دوست نہیں ہے لیکن صرف وہ بندے
جو گناہ نہیں کرتے

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی دوستی کی بنیاد تقویٰ ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی ولایت کا سب سے اعلیٰ مقام صدیقیت، تقویٰ پر ہی موقوف ہے۔ جو جتنا بڑا متقی ہے اتنا ہی بڑا اللہ کا ولی ہے کیونکہ گناہوں سے بچنے سے دل کو غم ہوتا ہے اور صبر کا تلخ گھونٹ پینا پڑتا ہے تو اسی غم پر اللہ تعالیٰ نے اپنی دوستی کا انعامِ عظیم فرمایا۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائیں، تقویٰ کامل نصیب فرمائیں اور بدونِ استحقاق محض اپنے کرم سے ہم سب کو ولایتِ صدیقیت کی منتہا تک پہنچادیں، آمین۔

آفتاب بر حدث ہائی زند
لطفِ عام تو نمی جوید سند

اے اللہ آپ کا سورج نجاستوں پر پڑتا ہے تو ان کو بھی اپنے فیض سے محروم نہیں کرتا کیونکہ آپ کا کرم قابلیت نہیں تلاش کرتا۔ پس اے آفتابِ کرم! اپنی ایک شعاعِ کرم اس نااہل پر بھی ڈال دیجئے اور جذب فرما کر اپنا بنا لیجئے، آمین۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

☆☆☆☆☆

مایوس نہ ہوں اہلِ زمیں اپنی خطا سے
تقدیر بدل جاتی ہے مضطر کی دعا سے

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم